

Name : Adeel Serial No : 30357 MODE: Regular
 Address : Karachi Date : 3/16/2017
 Subject : Zakat o Sadqat Contact No:
 Writer : سراج احمد Email :

Assalam o Alaikum

I have some confusions regarding Zakaat payment, which I want to clear if I am paying my Zakaat correctly or not.

1. My wife owns sufficient amount of gold jewellery, that she brought on our wedding and given by my family. I pay its Zakaat annually (I have set base date 1st Ramadan) according to the price of gold (raw value of 20 carat or 22 carat according to jewellery's purity) deducting wastage. I deduct wastage because to whoever I want to sale jewellery, they deduct 8-10% wastage on it's actually weight. Am I paying Zakaat correctly, or I should not deduct wastage?
2. I have a son and a daughter (Age 6 & 3). Me and my wife wants to save some jewellery sets for children's future (studies and marriage). I pay Zakaat on that as well, but many people tell me it is exempted. Is Zakaat exempted in sets for above said reason?
3. I usually pay Zakaat at once, but this burdens me at times. Can I pay Zakaat in breakups till next year's due date (1st Ramadan in my case)?

استفتاء

1. میری بیوی سونے کی جیولری کی اچھی خاصی قیمت کی مالک ہے جو اس کو ہماری شادی میں میری فیملی کی طرف سے دیا گیا تھا، میں یکم رمضان کو سونے کی قیمت کے مطابق اسکی سالانہ زکوٰۃ ادا کرتا ہوں (بیس فیہرط کی قیمت یا بائیس فیہرط کی قیمت) کم ہو کر ضائع ہو جاتی ہے اور میں زکوٰۃ سے ضائع شدہ کی کٹوتی کرتا ہوں، کیونکہ میں جس سے بھی جیولری بیچتا ہوں تو وہ آٹھ سے دس فیصد اس کی اصل وزن سے کاٹ دیتے ہیں، کیا میں درست طریقے سے زکوٰۃ ادا کرتا ہوں یا مجھے ضائع شدہ کی کٹوتی نہیں کرنی چاہئے؟

2. میری ایک بیٹی اور بیٹا ہے جنکی عمر چھ اور تین سال ہے میں اور میری بیوی ہم چاہتے ہیں کہ زیورات کی ایک سیٹ اپنے بچوں کے مستقبل کیلئے رکھے ان کی پڑھائی اور شادی وغیرہ کیلئے میں ان کی زکوٰۃ دیتا ہوں، کئی لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے کیا یہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے وجہ بتائیں؟

3. میں ایک دفعہ زکوٰۃ ادا کرتا ہوں لیکن یہ مجھ پر بوجھ ہے ایک ہی وقت میں کیا میں تھوڑا تھوڑا کر کے زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں اگلے سال مقررہ تاریخ یکم رمضان سے پہلے پہلے؟

الجواب حامدًا ومصلياً

1:3 - زکوٰۃ کی ادائیگی یکمشت ضروری نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ البتہ سائل کیلئے یکم رمضان کو اپنے پاس موجودہ تمام زکوٰۃ کی زکوٰۃ

کا حساب کرنا لازم ہے جبکہ سونا بیچنے کی صورت میں جمیولر جو کٹوتی کرتے ہیں اس کا
کاٹنا جائز نہیں۔

2: مذکور صورت میں کوئی بیٹھ زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں بلکہ تمام سونے کی زکوٰۃ واجب
الاداء ہے، البتہ بیٹھا، بیٹی اگر ^{محصول} نابالغ ہوں اور ان میں سے ہر ایک کیلئے الگ سے
مخصوص سونا متعین کر کے علیحدہ کر لیا جائے کہ یہ بیٹھے کا اور یہ بیٹی کا ہے، تو اس
سے وہ سونا ان کو گفٹ ہو کر اس کے وہ مالک بن جائیں گے اور نابالغ ہونے کی
وجہ سے ان پر زکوٰۃ نہیں آئیگی۔

کما فی المہندیۃ: وتجب علی الفور عند تمام العول حتی یأثم
بتأخیرہ من غیر عذر۔ (ج 1 صفحہ ۱۷۷۔ الباب الاول فی تفسیرھا وصفتمھا وترطبا)۔

کما فی الدر المختار: (وافتراضھا عمري) ای علی التراخی وصفھ
الباقانی وغیرہ (وقیل فوری) ای وجب علی الفور (وعلیہ الفتوی)
کما فی شرح الوہابیۃ (فیأثم بتأخیرھا) بلا عذر۔ (ج ۲ صفحہ ۲۷۱۔ ۲۷۲)
وفی الشامیۃ: تحت (قوله فیأثم بتأخیرھا الخ) وقد یقال المراد
ان لا یؤخر الی العام القابل لما فی البدائع عن المنتقی بالنون اذالم
یؤد حتی مفی حولان فقد أسماء وأثم۔ (ج ۲ صفحہ ۲۷۲)۔

کما فی الدر المختار: (وشرط کمال النصاب) ولو سائتہ
(فی طرفی العول) فی الإبتداء للإفتقار وفی الإلتصاف للوجوب (فلا یفر
نقصانہ بینعمما)۔ (ج ۲ صفحہ ۳۰۲)۔

کما فی المہندیۃ: المال الذی تجب فیہ الزکاۃ ان ادى
زکوٰۃ من خلاف جنسہ ادى قدی قیمتہ الواجب إجماعاً
(ج 1 صفحہ 1۸۰: کتاب الزکوٰۃ الباب الثانی فی زکاۃ الذهب والفضة والعروض)۔

کما فی الدر المختار: (وسبب لزوم ادائها توجه الخطاب)
یعنی قوله تعالیٰ۔ وآتوا الزکاۃ۔ (وشرطہ) ای شرط افتراض
ادائها (حولان العول) وهو فی ملكه (وتمنیۃ المال کا
الدرہم والدنانیر) لتعینھما للتجارۃ بأصل الخلقۃ
فتلزم الزکاۃ کیفما أمسکھما ولو للفقۃ۔ (ج ۲ صفحہ ۲۷۷)۔

کما فی بحر الرائق: تحت (قوله وشرط وجوبها العقل
(جاری ۷۷)

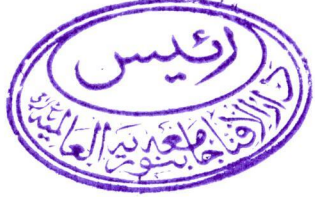
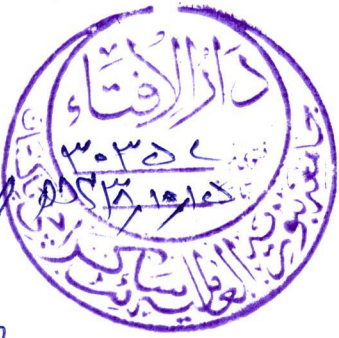
والبلوغ والإسلام والحريّة) وخرج المجنون والصبى فلا زكاة في مالهما
..... وإنما يعتبر ابتداء الحول من وقت الإفاقة كالصبى إذا بلغ يعتبر
ابتداء الحول من وقت البلوغ - (ج ٣ ص ٢٥٣) - والله أعلم بالصواب

كتبه: سراج الحمد عفو عنه

دار الافتاء جامع بنوري سنات كراچی

١٣ / شعبان / ١٤٣١ هـ
مخمس

كواهي
مذكرة فتوى
در نزقیتها معذور
١٢ شعبان ١٤٣١ هـ



١٥/٧/١٧